بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ ؕ اَىِٕنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً
اور جن جن کو پہنچے ۱ تو کیا تم یہ گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے ساتھ اور خدا ہیں
اُخْرٰى ؕ قُلْ لَّاۤ اَشْهَدُ ۚ قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِىْ
تم فرماؤ کہ میں یہ گواہی نہیں دیتا تم فرماؤ کہ وہ تو ایک ہی معبود ہے ۲ اور میں بیزار ہوں
بَرِىْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿۱۹﴾ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ
ان سے جن کو تم شریک ٹھہراتے ہو جن کو اللہ نے کتاب دی اس
يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ۘ اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْۤا
نبی کو پہچانتے ہیں جیسا اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں ۳ جنہوں نے اپنی جان
اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى
نقصان میں ڈالی ۴ وہ ایمان نہیں لاتے اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر
عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ
جھوٹ باندھے ۵ یا اس کی آیتیں جھٹلائے بیشک ظالم فلاح نہ
الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ
پائیں گے اور جس دن ہم سب کو اٹھائیں گے ۶ پھر مشرکوں سے
لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْۤا اَيْنَ شُرَكَآؤُكُمُ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ
فرمائیں گے کہاں ہیں تمہارے وہ شریک جن کا تم دعویٰ
تَزْعُمُوْنَ ﴿۲۲﴾ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْا
کرتے تھے ۷ پھر ان کی کچھ بناوٹ نہ رہی مگر یہ کہ وہ بولے
وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ ﴿۲۳﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوْا
ہمیں اپنے رب اللہ کی قسم کہ ہم مشرک نہ تھے ۸ دیکھو کیسا جھوٹ
عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۴﴾
باندھا خود اپنے اوپر اور گم ہو گئیں ان سے جو باتیں بناتے تھے ۹

۱۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضور کی نبوت اور قرآن کی ہدایت کسی زمان و مکان اور کسی قوم سے خاص نہیں۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جس کو قرآن نہ پہنچے اس کے لئے صرف عقیدہ توحید کافی ہے جیسا کہ اصحاب فترة کے لئے تھا۔ کیونکہ وہ لوگ مَن بَلَغَ سے خارج ہیں۔ ۲۔ اس سے معلوم ہوا کہ ایمان دار کے لئے ضروری ہے کہ اپنے ایمان کا اعلان کر دے اور تمام بے دینوں سے دور رہے۔ کفر و شرک و گناہ سے بیزار رہے۔ لہٰذا تقیہ کرنا مومن کی شان نہیں وہ تو منافقوں کا طریقہ ہے۔ مومن کو چاہیے کہ اپنی صورت' سیرت' رفتار و گفتار سے اپنے ایمان کا اعلان کرے۔ ۳۔ جیسے باپ بیٹے کو دلائل سے اس کی ولادت سے پہلے ہی سے جانتا ہے' ایسے ہی یہ لوگ حضور کو پہچانتے ہیں۔ بیٹا باپ کو صرف سن کر اور ہوش سنبھالنے کے بعد پہچانتا ہے۔ لہٰذا بیٹے کی پہچان زیادہ قوی ہے اس لئے اس ہی معرفت سے تشبیہ دی گئی ورنہ حضور تو مثل والد کے ہیں۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور کو جاننا پہچاننا ایمان نہیں بلکہ انہیں ماننا ایمان ہے۔ ۴۔ اس طرح کہ وہ حسد کی وجہ سے ایمان نہ لائے اور ان کا نام ان لوگوں کی فہرست میں ہے۔ جو کفر پر مرنے والے ہیں۔ خیال رہے کہ شیطان کا کفر حسد کا تھا۔ نبی ولی صحابی سے حسد' بغض رکھنے والا مشکل سے ہی ایمان لا سکتا ہے۔ وہ شیطان کے قدم پر ہے۔ ۵۔ اس طرح کہ جو رب نے نہ فرمایا ہو اسے رب کی طرف نسبت کرے۔ اس میں وہ علماء بھی داخل ہیں جو دیدہ دانستہ قرآن کی غلط تفسیریں کریں کہ یہ بھی رب پر جھوٹ ہے ۶۔ معلوم ہوا کہ قیامت میں کفار کفار کے ساتھ ہوں گے اور مومن مومن کے ساتھ۔ رب فرماتا ہے وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ غرضیکہ قیامت میں معیت ایمان سے ہو گی۔ اللہ اچھوں کے ساتھ ہمیں اٹھائے۔ آمین ۷۔ ان کے بتوں کو شرکاء فرمانا انہیں ذلیل کرنے کے لئے ہو گا۔ جیسے رب دوزخی سے فرمائے گا۔ ذُقْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ اس سے معلوم ہوا کہ مرتدین کو حضور کا حوض کوثر پر اصیحابی فرمانا بے علمی کی وجہ سے نہ ہو گا بلکہ انہیں شرمندہ اور ذلیل کرنے کو ہو گا۔ ورنہ ان کا منہ کالا ہوتا۔ ہاتھ بندھا ہوا ہوتا۔ ملائکہ کا روکنا ان کے کفر کی خاص علامت ہو گی ۸۔ اولا" یہ لوگ اپنے جرموں کا انکار کریں گے پھر دوسرے وقت اقرار' لہٰذا آیات میں تعارض نہیں نیز ان مشرکین کا یہ انکار دانستہ ہو گا ورنہ ہر شخص اپنے ہر عمل سے اس دن خبردار ہو گا۔ رب فرماتا ہے۔ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى اسی لئے فرمایا گیا۔ كَذَبُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ یعنی دیدہ دانستہ جھوٹ باندھا۔ لہٰذا آیت بالکل صاف ہے۔ ۹۔ یعنی ان کے بت اور پادری جوگی کوئی کام نہ آئے جنہیں یہ لوگ افتراءً خدا کا شریک مانتے تھے۔